”بجنگ آمد“ کرنل محمد خاں: فکری و فنی تجزیہ

فردوس ضیا

Firdous Zia

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Colonal Muhammad Khan who was one of the writers of army, performed in the field of arts, in the field of art alongwith protection of border. The writers, artists and poets of the Pakarmy have tried their lack is almost all the fields of arts, on the basis of work is seen with great respect. The names of colonal, Shafeequr-Rehman, Muhammad Nawaz Alam, Khalid Fathak Muhammad, Colonal Ishafaq Hussain, Salat Raza, Atta Muhammad etc are remarkable in Urdu prose writers.

Colonal Muhammad Khan has great importance in the above-mentioned humour writers. His humours writing has individualistic approach. He has painted little incidents of daily life, extra ordinary experiences and observation. In this respect his book "Bejung Amed" is very famous. He introduced criticism and humour in Urdu Arts with new sensation. His simplicity of expression and complexity of arts create compelled environment and due to it the reader is complexity to smile under lips. In his view ordinary way of expression has deep coordination with the reader's compretensim. His sentence structure is very comprehensive and impressive due to simplicity of sentences.

In the subject under consideration an evaluation of his arts will be done of his best willing "BejungAmed". The value of his writing will be estimated by taking the critical evaluation of his artistic qualities.

طنز ومزاح کی تاریخ اردو ادب میں زیادہ پرانی نہیں بلکہ اردو ادب میں طنز ومزاح کی روایتیں بیسویں صدی میں قائم ہوگئیں تھیں۔ انیسویں صدی میں ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں میں طنز ومزاح کی بعض تمثالیں ملتی ہیں لیکن کوئی صحت مند روایت قائم نہ ہونے کی صورت میں پھکڑ پن تضحیک اور سوقیانہ مزاح کے نمونے موجود ہیں جو لوگوں کے اندر ہنسی کی تحریک پیدا کرنے کی بجائے بےلطفی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ بیسویں صدی کے پہلے اور دوسرے ربع میں فرحت اللہ بیگ شوکت تھانوی عظیم بیگ چغتائی پطرس بخاری ایسے مزاح نگار ہیں جنہوں نے اردو ادب میں مزاحیہ ادب کے ایوان میں قندیلیں روشن کیں۔

مزاحیہ ادب میں مشتاق یوسفی، ابن انشاء، کرنل محمد خاں محمد صدیق سالک اور کنہیا لال کپور نے نام پیدا کیا۔ کرنل محمد خاں اس پوری فہرست میں بعض اعتبار سے منفرد نظر آتے ہیں اس کا ذکر ''بجنگ آمد'' کی نئی وفکری خصوصیات کے حوالے سے کروں گی۔ اس سے پہلے طنز ومزاح ہے کیا اور کون کون سے اس کے معروف حربے ہیں۔ ڈاکٹر وزیر آغا اپنے تحقیقی مقالے ''اردو ادب میں طنز ومزاح'' میں لکھتے ہیں:

> ''ہنسی کا محرک خالص لطف اندوزی کا جذبہ بھی ہوسکتا ہے جیسے ظرافت Comic میں یا فاضل ہمدردی کے اخراج کا رجحان بھی جیسے Humour میں یا اس کے پیچھے جذبہ افتخار اور زہرناکی کا عنصر بھی موجود ہوسکتا ہے جیسے طنز Satire میں اسی طرح جب لطف اندوزی ذاتی عناد سے ملوث ہو تو ہجو جنم لیتی ہے۔ خودستائی یا کھیل کی جبلت بھی ہنسی کو تحریک دے سکتی ہے۔ مختلف حربوں سے مزاح پیدا کیا جاتا ہے ان میں تحریر، رمز، موازنہ، واقعاتی مزاح لفظی بازی گری، مزاحیہ کردار یہ سب اس میں شامل ہیں۔ اردو فکاہی ادب کی تاریخ یقیناً نامکمل رہے گی اگر کرنل محمد خاں کے ذکر سے خالی کردیا جائے کرنل محمد خاں نے اپنی تحریروں میں کم وبیش تمام کلاسیکی مزاح نگاروں کی خصوصیات سمو لینے کے علاوہ خود بھی مزاح نگاری کو ایک نیا رخ اور نیا انداز دیا۔''(۱)

کرنل محمد خاں اردو کے مستند اور معتبر مزاح نگار ۱۹۱۲ء کو چکوال میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ اس وقت دوسری جنگ عظیم شروع ہوچکی تھی اس لیے کرنل محمد خاں نے وزیرستان مشرق وسطی اور برما کے محاذوں پر رہ کر خدمات انجام دیں۔ پاک بھارت ۱۹۶۵ء میں بھی ''رن کچھ'' کے مقام پر نمایاں کارنامے انجام دیے۔ کرنل محمد خاں منفرد اسلوب اور اچھوتے موضوعات کی بناء پر شروع سے ہی اردو ادب میں اپنا منفرد مقام بنایا۔ ''بجنگ آمد'' کو فوج کی طرف سے پہلی مزاح کے موضوع پر کتاب کی بھی حیثیت حاصل ہے اس کے بعد دو اور کتابیں شائع ہوئیں۔

''بجنگ آمد'' (۱۹۶۶ء)، ''بہ سلامت روی'' (۱۹۷۵ء)، ''بزم آرائیاں'' (۱۹۸۰ء) میں بالترتیب شائع ہوئیں۔ ''بجنگ آمد'' ایک بلند پایہ مزاحیہ سوانح ہے جو کتابی شکل میں ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کی اشاعت پر سید ضمیر جعفری اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''اس کتاب کی اشاعت اردو ادب کے اہم واقعات میں سے ہے۔ جس وسعت اور دلی گرم جوشی کے ساتھ اس کی پذیرائی ہوتی ہے وہ اردو کی بہت کم کتابوں کے حصے میں آئی۔''(۲)

''بجنگ آمد'' حقیقت اور مزاح کا حسین امتزاج ہے جو کرنل محمد خاں کے فوج کی زندگی کے تجربات کا نچوڑ ہے یہ ایسی تحریر نہیں ہے کہ قاری اس کی چٹکلے سمجھے اور ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جائے۔ زمانہ جنگ کی داستان حیات کو مزامیہ مضامین انتہائی عمدہ پیرائے میں بیان کیا۔ کرنل محمد خاں نے ملازمت کی تلخیوں کو خوش بیانی سے بیان کیا ہے ان کی تحریر ایسے لطیف پیرائے میں بیان ہے کہ قاری اس ساری فضا کو محسوس کرتے ہوئے چہرے پر ہلکی مسکان بکھرتا ہے کرنل محمد خاں کے اسلوب کو سید ضمیر جعفری ان الفاظ میں رقم طراز ہوتے ہیں:

> ''کرنل محمد خاں کو ظرافت تک پہنچنے کے لیے کسی تمہید کا پل نہیں باندھنا پڑتا نہ وہ قہقہوں کے جزیرے آباد کرتے ہیں، واقعات کی گردن میں لطائف کی بجتی ہوئی گھنٹیاں بھی وہ آویزاں نہیں کرتے۔ ان کا لطیف اور لچکیلا مزاج ان کے اسلوب تحریر کا جزو ہے ان کے نقطہ نظر کی پیداوار ہے۔'' (۳)

''بجنگ آمد'' ان کی زندگی کی داستان اور زمانہ جنگ کی کارگزاری ہے اس میں بہت سی انہونی کہانیوں کا ذکر ہے بہت سے پر لطف یادگار قابل ذکر واقعات انتہائی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ خوش بیانی ایسی کہ یہ داستان جاوداں بن گئی۔ ''بجنگ آمد'' میں دیا گیا مواد ایسی خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے:

> ''کرنل صاحب کی شگفتہ مزاجی اور شگفتہ نویسی کا یہ تقاضا تھا کہ آپ اپنی آپ بیتی وجود لکھتے لیکن غالباً انھوں نے پیرومرشد سید ضمیر جعفری کی مندرجہ ذیل تحریر پر عمل کرتے ہوئے خود کو چند ایک ایسے سخت مقامات آجاتے ہیں۔ جن سے لوگ دبے پاؤں گزر جانا پسند کرتے ہیں۔'' (۴)

''بجنگ آمد'' نے نئے مظاہر کو اردو ادب میں متعارف کرایا اس وجہ سے ہی ان کی اس تصنیف کو شاہکار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی معنویت اور خوبصورتی کو وقت کی گرد بھی نہیں دھندلا سکی۔ اس کتاب میں ادھر اُدھر کی سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ مصنف کی دیدہ وری کا نچوڑ ہے یہ کتاب کرنل کی وردی میں ملبوس ادیب کی روداد ہے۔ سید ضمیر جعفری ''بجنگ آمد'' کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ''انسانوں کی طرح کتابیں بھی قسماقسم کی ہوئی ہیں۔ مثلاً ''بزرگ کتابیں''، ''نادان کتابیں'' وغیرہ وغیرہ ''بجنگ آمد'' ایک دوست کتاب ہے یعنی ایسی کتاب جس پر ٹوٹ کر دل آجائے جس کے ساتھ وقت گذار کر آدمی کو دلی راحت محسوس کرے۔ جس سے بار بار گفتگو کرنے کو جی چاہیے۔ دوست جو خوش رو بھی ہے خوش مذاق بھی، شوخ بھی ہے اور دلنواز بھی۔'' (۵)

کرنل محمد خاں خوش قسمت ادیب تھے جن کی پہلی کتاب ہی حوالہ مصنف بن گئی یہ اپنے اسلوب اور معنویت سے لاجواب کتاب ہے یہ فوج کے ان گوشوں کو ہمارے سامنے لائی ہے جو آج کے فوجی کی زندگی کا بھی حصہ ہے جس طرح اس وقت کی ''لفیٹنی'' کا دور تھا۔

> ''اس کے بعد نہ ہلال کے خاص شماروں میں کمی آئی اور نہ ہماری لفٹینی کے کارناموں میں، حتیٰ کہ جنگ ختم ہوگی اب جو دیکھا تو ہمارا اعمال نامہ مرتب ہو چکا تھا فرشتوں سے تو پہلے ہی

کہاں چھپا تھا۔اب انسانوں کی نظروں میں بھی آ گیا۔سوچا کہ اب یہ حکایت عام ہوئی ہے
اب پردہ کیسا؟ اسے ایک جگہ جمع کر دو۔آ گے چل کر دائیں ہاتھ میں ملے گا، یا بائیں ہاتھ میں
کم از کم وزن کا اندازہ تو ہو جائے۔''(۶)

ناقدین کی کتاب کی صنف کے بارے مختلف آراء ہیں کچھ اس کو''سفرنامہ'' قرار دیتے ہیں تو کچھ کے خیال کے مطابق یہ آپ بیتی ہے اور کسی نے اس کو''ناول'' بھی کہہ دیا۔لیکن ہر لحاظ سے یہ بات دلیل کرتی ہے کہ مصنف کی فنکاری اور کتاب کی عظمت اس بات پر دلالت کرتے ہوئے اس کو اردو ادب کی کئی اصناف بیک وقت قبول کرنے کو تیار ہیں دراصل حقائق اس طرف گامزن ہیں کہ ایک کامیاب اور فطری مزاح نگار خود کو ایک صنف میں کسی پابند کرنے کی بجائے اپنے جوش طبیعت میں فطری بہاؤ میں لکھتا گیا اور تمام اصناف کی جو حدود تھیں ان کو پار کر گیا۔

کرنل محمد خاں کی کوئی واقفیت نہ تھی ان کی تمام واقفیت ان کی اس کتاب کی بدولت ٹھہری اور اپنا مقام خود پیدا کیا اور بنایا۔مختلف نقادوں اور تبصرہ نگاروں نے اس تصنیف کو سراہا۔کرنل محمد خاں کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس طرح یہ کتاب کرائی جائے گی۔لیکن اس کتاب کی زبان کی پختگی اور اسلوب کی برجستگی کے جو عوامل ہیں ان کی بڑی وجہ ان کا کلاسیکی ادب کا دقیع اور وسیع مطالعہ ہے غالب کی شخصیت اور ان کے فن سے بے لگاؤ تھا۔اسی لگاؤ کا کمال ہے کہ کرنل محمد خاں کی نثر میں غالب کی سی دانشمندانہ اور فلسفیانہ نظراف کا وہی شعور ہے جو طوفانوں میں بھی دل دلی کا حوصلہ پیدا کر کے مسکرانے پر مجبور کرتا ہے اقبال داغ اور سے مستفید ہوئے لیکن نثر میں جا بہ جا غالب کا انداز فکر آتا ہے۔مثلاً:

''اسی راستے سے ہٹلر کی آمد کی خبر گرم تھی اور استقبال میں ہمارے بر گیڈ نے گھر کے تمام
بوریے بچھا رکھے تھے یعنی جس حد تک ایک بر گیڈ کی بساط تھی بازی لگا دی تھی ادھر ہٹلر کا لشکر
کئی ڈویژنوں پر مشتمل تھا اور کہا جاتا تھا کہ اگر وہ ستمگر ادھر آ نکلا، تو ہمارے بر یگیڈ کے
پرزے اڑیں گے ہم اس کے لیے بھی تیار تھے لیکن بالآخر یہ تماشا نہ ہوا۔''(۸)

کرنل محمد خاں نے دوسری جنگ عظیم کے ماحول کو بڑے سادہ اور شگفتہ پیرائے میں بیان کیا ہے ایسی چا بک دستی ہے کہ وہ ایام آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔کرنل محمد خاں کا اصل جوہر ان کی مزاح نگاری ہے۔اس نے ہی اس کو بلند مرتبہ پر فائز کیا ہے''بجنگ آمد'' نے ان کو چوٹی کے مزاح نگاروں کی صف میں کھڑا کر دیا یہ زندہ اسلوب اور تابندہ مزاح پر مبنی فن پارہ ہے۔ اس کتاب پر بہت سے نقادوں نے تبصرے لکھے۔

کرنل محمد خاں اردو ادب کے ایسے مزاح نگار ہیں جن کا اپنا رنگ مزاح ہے جس کی وجہ سے ان کی پہچان الگ مرتبہ رکھتی ہے ان کا عالیٰ مزاح اور دلکش اسلوب کی بناء پر اردو ادب میں ایک دو مزاح نگاروں کے علاوہ کسی کو نصیب نہیں ہوا۔انھوں نیو اقعات کے بیانیے میں معلومات کا بیش قیمت خزانہ بھی دیا جو انسانی نفسیات سے ہم آہنگ ہے اور بے ساختہ روانی اور سہلِ ممتنع سے شگفتگی اپنی مثال آپ ہے ان کی عبارت کو بغور پڑھنے سے بذلہ سنجی اور ذکاوت کی اتنی کلیاں چٹکی نظر آتی ہے۔پوری تحریر ہی گل وگلزار کا منظر پیش کرنے لگ جاتی ہے۔

کرنل محمد خاں نے ۲۹ سال فوج میں ملازمت کرنے بعد ۱۹۶۹ء میں وردی کو خدا حافظ کیا اور ۲۳ا کتوبر ۱۹۹۹ء کو

راولپنڈی پاکستان میں اپنے خالق سے جا ملے۔ان کے گاؤں بلکسر ،ضلع چکوال میں آپ کی بیگم کے پہلو میں سپردخاک کیا گیا۔

حوالہ جات

۱۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، دیباچہ، مشمولہ: اردو ادب میں طنز ومزاح، لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۷ء، ص:۸

۲۔ ضمیر جعفری، سید، دیباچہ، مشمولہ: بجنگ آمد، از کرنل محمد خاں، لاہور: دوست پبلی کیشنز، ص:۹

۳۔ ضمیر جعفری، سید، کتابی چہرے، راولپنڈی: نیرنگ خیال پبلی کیشنز، ۱۹۸۶ء، ص:۸۰

۴۔ ایضاً، ص:۸۰

۵۔ ضمیر جعفری، سید، دیباچہ، مشمولہ: بجنگ آمد، از کرنل محمد خاں، ص:۹

۶۔ ایضاً، ص:۱۳

۷۔ محمد خاں، کرنل، لاہور: غالب پبلشرز، ۱۹۹۲ء، ص:۹۹

☆......☆......☆